11اکتوبر 2020ء

فارن کرنسی اکاؤنٹس رولز کے بارے میں اکثر پوچھے جانے والے سوالات

براہ کرم وزارتِ خزانہ کے ایس آر او پر اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بھی ملاحظہ کیجیے جو اس لنک پر دستیاب ہے:

https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr-11-Oct-20.pdf

سوال 1: اگر موجودہ فارن کرنسی ضوابط میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو وزارتِ خزانہ کی جانب سے ایس آر او جاری کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: پروٹیکشن آف اکنامک ریفارمز ایکٹ 1992ء (PERA) میں 2018ء میں ترامیم کی گئیں۔ اس قانون میں کی گئی ترامیم میں دیگر کے علاوہ یہ ترمیم بھی شامل تھی کہ وفاقی حکومت فارن کرنسی اکاؤنٹس میں رقوم جمع کرانے اور نکلوانے کے بارے میں قواعد وضوابط بنا سکتی ہے۔ ان قواعد وضوابط کے اجرا کا مقصد اسٹیٹ بینک کے لیے یہ گنجائش فراہم کرنا ہے کہ وہ فارن کرنسی اکاؤنٹس میں ڈپازٹس کے حوالے سے ہدایات جاری کر سکے بشمول ان ہدایات کے جو پہلے موجود ہیں نیز مزید کوئی ہدایات جو مستقبل میں جاری کی جا سکتی ہیں۔

اس طرح ان ضوابط کا مقصد انفرادی فارن کرنسی اکاؤنٹس کے آپریشن کے لیے فریم ورک فراہم کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ان ضوابط سے زرِ مبادلہ کے نظام کو مضبوط بنانے اور افراد کو بینکاری چینلز کے ذریعے اپنی زرِ مبادلہ کی ضروریات پوری کرنے میں مدد دینے سے متعلق اسٹیٹ بینک کا مینڈیٹ منضبط شکل میں آگیا ہے۔

سوال 2: کیا اسٹیٹ بینک صورتِ حال کو واضح کرنے کے لیے ان ضوابط کے مطابق فارن کرنسی اکاؤنٹس کے لیے کوئی گائیڈ لائنز جاری کرے گا؟

جواب: فارن کرنسی اکاؤنٹس سے متعلق اسٹیٹ بینک کے موجودہ قواعد وضوابط میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے اور یہ قواعد وضوابط وزارتِ خزانہ کے جاری کردہ ضوابط سے متصادم نہیں۔

سوال 3: کیا ان ضوابط کا غیر مقیم پاکستانیوں کے لیے حال ہی میں متعارف کرائے گئے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (RDA) پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: نہیں۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس غیر مقیم پاکستانیوں کے لیے علیحدہ اسکیم ہے جو فارن کرنسی اور پاکستانی روپے کے اکاؤنٹس دونوں کے لیے ہے۔ ان اکاؤنٹس میں رقوم وصولی کی جا سکتی ہیں لیکن یہ رقوم پاکستان کے اندر سے نہیں بھیجی جا سکتیں۔ سرمایہ کاری کی آمدنی، اس پر منافع اور ان اکاؤنٹس میں کوئی بھی بیلنس کسی منظوری کی ضرورت یا رکاوٹ کے بغیر مفت بیرون ملک منتقل کیا جا سکتا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے براہِ کرم یہ لنک دیکھیے: https://www.sbp.org.pk/epd/2020/FEC2.htm

سوال نمبر 4: وزارتِ خزانہ کے جاری کردہ فارن کرنسی اکاؤنٹس رولز کے مطابق ایکسچینج کمپنیوں سے خریدی گئی فارن کرنسی کو فارن کرنسی اکاؤنٹ میں جمع کرانے پر پابندی لگائی گئی ہے جو فارن کرنسی اکاؤنٹس میں ڈپازٹ کا اصل ذریعہ ہے۔ کیا فارن کرنسی اکاؤنٹ میں اب بھی ایکسچینج کمپنیوں سے خریدی گئی فارن کرنسی کریڈٹ کی جا سکتی ہے؟

جواب: رولز کے پیرا (4) 3 میں کہا گیا ہے کہ " فارن کرنسی اکاؤنٹ میں کسی مجاز ڈیلر، ایکسچینج کمپنی یا منی چینجر سے خریدا گیا زرِ مبادلہ کریڈٹ نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ اسٹیٹ بینک کسی قانون کے تحت عمومی یا خصوصی اجازت دے"۔ چونکہ اسٹیٹ بینک فائلرز کو ان کے فارن کرنسی اکاؤنٹ میں فارن کرنسی جمع کرانے کی عمومی اجازت پہلے ہی دے چکا ہے اور اسی طرح ایکسچینج کمپنیز مینوئل کے تحت ایکسچینج کمپنیوں سے خریدی گئی فارن کرنسی کے بارے میں بھی عمومی اجازت موجود ہے اس لیے فائلرز اپنے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں نقد جمع کرانے کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔

سوال 5: کیا میرے لیے اپنے بچوں کی تعلیم کی فیس کے لیے رقم بھیجنا مشکل ہو جائے گا؟

جواب: نہیں۔ اس حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ موجودہ طریقہ کار کے مطابق بچوں کی تعلیمی فیس کے لیے رقم کسی فرد کے پاکستانی روپے نیز فارن کرنسی اکاؤنٹ کے ذریعے بھیجی جا سکتی ہے۔ صارف کی جانب سے ایک درخواست فارم پر فیس واؤچر کے ہمراہ وصولی پر بینک صارف کے اکاؤنٹ کو ڈیبٹ کرتا ہے اور فیس بیرون ملک تعلیمی ادارے کو منتقل کر دیتا ہے۔ جس ادائیگی کی اجازت ہے اس میں درخواست پر وسیسنگ کے چارجز، ٹیوشن فیس، رہائش کے اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 6: طبّی علاج کے لیے ترسیلات کیسے بھیجی جاسکتی ہیں؟

جواب: اس حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ موجودہ طریقہ کار کے مطابق صارف کی جانب سے ایک درخواست کے ہمراہ اسپتال، مطب کی انوائس، ضروری دستاویزات کی وصولی پر بینک صارف کے اکاؤنٹ کو ڈیبٹ کردے گا اور رقوم بیرون ملک اسپتال، مطب کو بھیج دے گا۔

سوال 7: کیا فری لانسرز، آئی ٹی برآمد کنندگان کے لیے کچھ اقدامات پر غور ہو رہا ہے؟

جواب: اسٹیٹ بینک فری لانس کمیونٹی اور آئی ٹی برآمد کنندگان کو پچھلے کئی برسوں سے مدد فراہم کرتا رہا ہے جس کا مقصد ان کے کاروبار خصوصاً برآمدات کو فروغ دینا ہے۔

آئی ٹی خدمات کی برآمد کرنے والے ادارے موجودہ قواعد کے تحت اپنا خصوصی بیرون کرنسی اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں اور اپنی زرِ مبادلہ کی ضروریات جیسے بیرون ملک ایجنٹوں، خریداروں کو کمیشن، ڈسکاؤنٹ کی ادائیگی، تشہیر جیسے اخراجات، ہارڈ ویئر، سوفٹ ویئر کی درآمد، بیرونی کنسلٹنٹ کی فیس وغیرہ کے لیے برآمدی آمدنی کا 35 فیصد تک رکھ سکتے ہیں۔

فری لانسرز کو مدد دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان ریمی ٹنس انی شیے ایٹو چینلز کھولے ہیں تاکہ وہ اپنی خدمات کی آمدنی سہولت سے وصول کرسکیں۔ اس چینل کو استعمال کرکے ترسیلات وصول کرنے والے فری لانسرز کو اجازت ہے کہ وہ پاکستان کے اندر پاکستانی روپے میں اپنے بینک اکاؤنٹ کے لیے بیرون ملک بھیجنے کے لیے اپنی برآمدی آمدنی کا 35 فیصد تک منتقل کرسکتے ہیں۔ مزید یہ کہ جو فری لانسرز اپنی خدمات کی برآمد کر رہے ہوں اور فارن کرنسی میں ان کو ادائیگی ہوتی ہو وہ اسپیشل فارن کرنسی رٹینشن اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں اور خدمات کی برآمد سے فارن کرنسی میں موصول ہونے والی آمدنی کا 35 فیصد تک رکھ سکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک آئی ٹی خدمات کی فروغ کے لیے مزید اقدامات کرتا رہے گا۔

سوال 8: آگے چل کر اسٹیٹ بینک افراد کو اپنی فارن کرنسی کی ضروریات کو پورا کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے تناظر میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جواب: اسٹیٹ بینک کا وسط مدتی ہدف بینکاری میں ڈیجیٹائزیشن کو فروغ دینا، نقد کے استعمال کو کم کرنا اور معمول کی لین دین کے لیے کسی فرد کی بذاتِ خود برانچ جانے کی ضرورت کو گھٹانا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک مالی لین دین کے لیے بینکاری چینلز کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔